قواعدِ تجوید

مرتب

حافظ انجینیر نوید احمد رحمۃ اللہ علیہ

انجمن خدّام القرآن

سندھ، کراچی، رجسٹرڈ

مردوں کی نماز کا عملی طریقہ
صحیح ✓ اور غلط ✗ کی نشاندھی

قواعدِ تجوید

مرتب

حافظ انجینئر نوید احمد رحمۃ اللہ علیہ

انجمن خُدّام القرآن

سندھ، کراچی، رجسٹرڈ

نامِ کتاب	:	قواعد تجوید
مؤلف	:	حافظ انجینئر نوید احمدؒ
ناشر	:	مدیر مطبوعات، انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی
مرکزی دفتر	:	B-375 علامہ شبیر احمد عثمانیؒ روڈ بلاک 6، گلشن اقبال، کراچی
فون	:	+92-21-34993436-7
مقامِ اشاعت	:	شعبۂ مطبوعات، قرآن اکیڈمی یٰسین آباد، شارع قرآن اکیڈمی، بلاک 9، فیڈرل بی ایریا، کراچی
فون	:	+92-21-36337361
ای میل	:	Publications@QuranAcademy.com
ویب سائٹ	:	www.QuranAcademy.com
طبع (1 تا 16)	:	17100
طبع (17)	:	رجب 1439ھ بمطابق مئی 2018ء
تعداد	:	4000
قیمت	:	40 روپے

ملک بھر میں قرآن اکیڈمیز و مراکز

Karachi:
Quran Academy Defence 021-35340022-4
Quran Academy Yaseenabad 021-36337361 - 36806561
Quran Academy Korangi 021-35078600
Quran Institute Gulistan-e-Johar 021-34030119
Hyderabad:
Quran Academy Qasimabad 022-2106187
Quran Institute latifabad 022-3860489
Sukkur:
Quran Markaz Sukkur 071-5807281
Quetta:
Quran Academy Quetta 081-2842969
Jhang:
Quran Academy Jhang 047-7630861 - 7630863
Faisalabad:
Quran Academy Faisalabad 041-2437618

Lahore:
Quran Academy Lahore 042-35869501-3
Multan:
Quran Academy Multan 061-6510451 - 6520451
Islamabad:
Quran Academy Islamabad 051-2605725
Gujranwala:
Quran Markaz Gujranwala 055-3891695 - 0334-4600937
Peshawar:
Quran Markaz Peshawar 091-2584824 - 2019541
Malakand:
Quran Markaz Temargara 0945-601337
Azad Kashmir:
Quran Markaz Muzaffarabad 0982-2447221

عرضِ ناشر

قرآن حکیم اللہ تبارک وتعالیٰ کی ''لاریب'' کتاب ہے کتاب الٰہی کے حقوق میں سے بنیادی حق تلاوت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے ''ورتل القرآن ترتیلا'' یہاں ترتیل کا ایک معنی تجوید بھی کیا گیا ہے۔ اس امر کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے حافظ انجینیر نوید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے زیرِ نظر کتابچہ ''قواعدِ تجوید'' مرتب فرمایا جس کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ وطالبات صحیح مخارج، صفات اور قواعد کے ساتھ قرآن حکیم کی تلاوت کر سکیں اور اپنی غلطیوں کی اصلاح کر سکیں اسی مقصد کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ادارہ جدّت اور سہولت پیدا کرنے کی غرض سے نیا ایڈیشن دو (۲) رنگوں میں شائع کر رہا ہے تاکہ معلمین قرآن کو پڑھانے اور متعلمین کو استفادہ کرنے میں آسانی ہو۔

اس کتابچے کی اشاعتِ جدید کے موقع پر اس سانحے کا تذکرہ بھی ہوجائے کہ ۱۴۳۶ھ کے رمضان المبارک کی ۲۹ تاریخ کو جمعۃ الوداع کے مبارک دن مؤلف مرحوم مختصر علالت کے بعد قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپؒ تنظیم اسلامی پاکستان کے مرکزی ناظمِ شعبۂ تعلیم و تربیت کے فرائض انجام دیتے ہوئے ایک بھرپور تحریکی وعلمی زندگی گزار کر ۵۲ سال کی عمر میں ہمیں داغِ مفارقت دے گئے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس کتابچے اور دیگر علمی وعملی کاوشوں کو مرحوم کے حق میں صدقۂ جاریہ بنائے۔ (آمین)

آخر میں اہلِ نظر اور اربابِ ذوق سے استدعا ہے کہ کوئی تسامح دیکھیں تو ادارے کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے۔

والسلام

نعمان گل

ناظم مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ

قرآن اکیڈمی یٰسین آباد

رجب المرجب 1439ھ

بمطابق اپریل 2018ء

پیش لفظ

حروف کے صحیح مخارج، صفات، تلفظ اور ادائیگی کے ساتھ قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنے کے علم کو "علمُ التجوید" کہا جاتا ہے۔ تلاوتِ قرآن حکیم کے دوران اگر علمُ التجوید کے قواعد کا خیال نہ رکھا جائے تو اکثر مفہوم تبدیل اور بعض اوقات بالکل متضاد ہو جاتا ہے۔ لہٰذا علمُ التجوید کے قواعد کا سیکھنا از بس ضروری ہے۔ پیشِ نظر کتابچے میں علمُ التجوید کے قواعد کا محض ایک اجمالی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس علم کی پختہ بنیادوں پر تحصیل کے لیے اس موضوع پر کسی ماہر استاد کی تحریر کردہ کتاب سے استفادہ کرنا ضروری ہوگا۔ اسی طرح ادارۃ الصخر کی "القرآن" کے نام سے تیار کردہ Computer CD بھی انتہائی مفید ہے۔ البتہ تجوید کی اصلاح، کسی ماہر قاری کے سامنے بیٹھ کر نورانی قاعدے یا اس طرح کے کسی اور قاعدے کو سبقاً سبقاً پڑھے بغیر ممکن نہیں۔

اس کتابچے میں بیان کیے گئے قواعد کو اولاً جناب اختر ندیم صاحب نے مرتب فرمایا اور ایک سالہ قرآن فہمی کورس میں اعزازی طور پر تدریس کے فرائض انجام دینے والے استاد محترم جناب قاری سلیمان صاحب نے اصلاح فرمائی۔ بعد ازاں راقم نے قواعد کے ساتھ قرآنِ حکیم کی مثالوں کا اضافہ کیا۔ کتابچے کی اشاعت سے قبل محترم جناب قاری شارق سعید صاحب، قاری آصف محمود طاہری صاحب، محترمہ ثروت بنت اعون صاحبہ اور محترمہ مقصودہ آفتاب صاحبہ نے اس پر نظرِ ثانی فرمائی اور مفید اضافے تجویز فرمائے۔ اس کتابچے میں مزید کوئی اصلاح طلب پہلو ہو تو ضرور مطلع فرمائیے تا کہ آئندہ اشاعت میں اس کا خیال رکھا جا سکے۔ شکریہ

نوید احمد

25 مارچ 2000ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تجوید کی تعریف:

عربی کے حروف تہجی کے ہر حرف کو اس کے قواعد وضوابط یعنی اس کے مخارج وصفات کے ساتھ ادا کرنا علمِ تجوید کہلاتا ہے۔

قواعدِ تجوید کی اہمیت:

قرآن کریم کی صحیح تلاوت اور اس کے اجر وثواب کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ تجوید کے بنیادی اصولوں کا علم حاصل کیا جائے۔ امام جزریؒ فرماتے ہیں:

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ مَنْ لَّمْ یُجَوِّدِ الْقُرْآنَ اٰثِمٌ

ترجمہ: قرآن کریم کو تجوید سے پڑھنا لازم ہے، جو شخص قواعدِ تجوید سے قرآن نہ پڑھے وہ گنہگار ہے۔

تجوید کے خلاف قرآن حکیم پڑھتے ہوئے عموماً دو قسم کی غلطیاں ہوتی ہیں: لحنِ جلی اور لحنِ خفی۔ لحنِ جلی بڑی نمایاں اور واضح غلطی کو کہا جاتا ہے جو کہ حرام ہے۔ اس غلطی کی وجہ سے بعض اوقات مفہوم بدل کر باطل اور شرکیہ ہو جاتا ہے۔ لحنِ خفی چھوٹی، ہلکی اور پوشیدہ غلطی کو کہا جاتا ہے جو کہ مکروہ کے درجے میں ہے۔ لہٰذا اولاً لحنِ جلی کی غلطیوں کو درست کرنے کا اہتمام کیا جائے اور ساتھ ساتھ لحنِ خفی کی غلطیوں کی بھی درستگی کی کوشش کی جائے۔

لحنِ جلی (بڑی نمایاں اور واضح غلطی)

لحنِ جلی کی مندرجہ ذیل چار صورتیں ہیں:

1- مخارج کے اعتبار سے یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا:

جیسے: ق کی جگہ ك، ح کی جگہ ہ، ض کی جگہ ظ، ط کی جگہ ت ادا کرنا۔

قُلْ کے معنی ہیں کہہ دیجیے اور کُلْ کے معنی ہیں کھاؤ۔

صحیح: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ''کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے''۔

غلط: کُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ''کھاؤ وہ اللہ ایک ہے''۔

قَلْبٌ کے معنی ہیں دل اور کَلْبٌ کے معنی ہیں کتا۔

صحیح: فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ''پس اس کی مثال کتے کی مانند ہے''۔

غلط: فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْقَلْبِ ''پس اس کی مثال دل کی مانند ہے''۔

2- کسی حرف کو بڑھا دینا یا بے جا کھینچ دینا:

جیسے: لَ کے معنی ہیں یقیناً اور لَا کے معنی ہیں نہیں۔

صحیح: اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ''بے شک انسان یقینا خسارے میں ہے''۔

غلط: اِنَّ الْاِنْسَانَ لَا فِيْ خُسْرٍ ''بے شک انسان خسارے میں نہیں ہے''۔

3- کسی حرف کو کم کر دینا:

مثلاً: جَعَلْنَا کے معنی ہیں ''ہم نے بنایا'' اور

جَعَلْنَ کے معنی ہیں ''اُن عورتوں نے بنایا''۔

صحیح: جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ ''ہم نے تمہیں بنایا ہے خاندانوں اور قبیلوں میں''۔

غلط: جَعَلْنَكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَائِلَ ''اُن عورتوں نے تمہیں بنایا ہے خاندانوں اور قبیلوں میں''

4- حرکات وسکنات کو بدل دینا:

مثلاً: اَنْعَمْتَ کے معنی ہیں ''تو ایک (مذکر) نے انعام کیا'' اور

اَنْعَمْتُ کے معنی ہیں ''میں نے انعام کیا''۔

صحیح: صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ''راستہ ان لوگوں کا جن پر (اے اللہ) تو نے انعام کیا''۔

غلط: صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتُ عَلَیْهِمْ ''راستہ ان لوگوں کا جن پر میں نے انعام کیا''۔
لحن جلی کی یہ تمام غلطیاں حرام ہیں، ممنوع ہیں، بسا اوقات موجبِ عذاب اور مفسدِ نماز بھی ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ معنی کے اعتبار سے بڑی فاش غلطیاں ہیں۔

لحنِ خفی (ہلکی، پوشیدہ غلطی)

حروف کو ان کی صحیح صفات کے ساتھ ادا نہ کرنا یعنی کسی حرف کو تفخیم کے ساتھ (پُر) پڑھنے کے بجائے ترقیق کے ساتھ (باریک) پڑھ دیا۔ مثلاً وَاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ میں ''ر'' کو تفخیم کے ساتھ (پُر) پڑھنے کے بجائے ترقیق کے ساتھ (باریک) پڑھنے سے لحنِ خفی کی غلطی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بِسْمِ اللّٰهِ میں ''لامِ جلالہ'' کو ترقیق کے ساتھ (باریک) پڑھنے کے بجائے تفخیم کے ساتھ (پُر) پڑھنے سے بھی لحنِ خفی کی غلطی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح صفات عارضہ کی دیگر اقسام میں غلطی کرنا۔ جیسے غنہ، مدولین اور اظہار وادغام میں۔ لحنِ خفی کی یہ غلطیاں مکروہ ہیں۔ ان سے تلاوت کا حسن ختم ہو جاتا ہے لہٰذا ان سے بھی اجتناب کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

آدابِ تلاوت

1۔ قرآنِ حکیم ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا۝ (سورۃ المزمل:4)۔

''اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (صاف) پڑھا کریں''۔

اللہ تعالیٰ نے بھی قرآنِ حکیم آہستہ آہستہ نازل فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا۝

(سورۃ بنی اسرائیل:106)

''قرآن حکیم کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس لیے اتارا ہے کہ آپ اسے وقفے وقفے سے لوگوں کو

سنائیں اور ہم نے خود بھی اس کو بتدریج نازل فرمایا''۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّقْرَءَ الْقُرْاٰنُ کَمَا اُنْزِلَ (کنزل العمال)

''اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ قرآن جس طرح نازل ہوا اسی طرح پڑھا جائے''۔

اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وأَصْوَاتِها (شعب الایمان للبیہقی: باب التَّاسِعَ عَشَرَ)

''قرآن کو عربوں کی آواز اور لب و لہجے میں پڑھو''۔

ایک اور حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْ، وَارْتَقِ، وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا، فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَةٍ تَقْرَؤُبِھَا (ترمذی، ابوداؤد)

''(قیامت کے دن) صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھ اور چڑھتا جا اور ترتیل سے پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا پس تیری منزل وہیں ہوگی جہاں تیری قرأت ختم ہوگی''۔

2- خوش الحانی سے پڑھنا:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو اچھی آواز کے ساتھ قرآن حکیم نہیں پڑھتا''۔

3- دلی آمادگی سے قرآن حکیم پڑھنا:

وَعَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ۔ (بخاری)

جندب ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن حکیم اُس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کردو“۔

4- اللہ تعالیٰ سے اچھا قرآن پڑھنے کی توفیق مانگنا:

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا اَنْ نَّتْلُوَالْقُرْاٰنَ كَمَا حَقَّهٗ...... اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا اَنْ نَّتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ...... اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا اَنْ نُّزَيِّنَ الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِنَا......

”اے اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم قرآن کی تلاوت اس طرح کریں جیسا کہ اس کا حق ہے، اے اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم قرآن کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھیں، اے اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کریں“۔ (آمین!)

5- تلاوت کرتے ہوئے عمل کی توفیق مانگنا:

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ......

”اے اللہ ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی کی توفیق عطا فرما اور ہمیں باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما“۔ (آمین!)

قرآنِ حکیم کی تلاوت کیسے کی جائے:

قرآن حکیم کی تلاوت باوضو، پاک کپڑوں کے ساتھ، پاک جگہ پر اور اگر ممکن ہو تو قبلہ رخ ہو کر کرنی چاہیے۔ تلاوت کے وقت یہ خیال ہونا چاہیے کہ یہ اللہ رب العزت کا کلام ہے جو محض اس کی توفیق اور فضل سے میری زبان پر جاری ہوا ہے۔ گویا میں اس وقت اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوں۔ اس لیے نہایت ادب، حضورِ قلب اور توجہ سے تلاوت میں مشغول ہونا چاہیے۔ قرآن حکیم کی تلاوت حسبِ استطاعت جس قدر ممکن ہو اور جس وقت سہولت ہو مقدار اور وقت کا لحاظ کر کے معمول بنالینا چاہیے۔ اگر کسی مصروفیت کی وجہ سے ناغہ ہو جائے تو کسی دوسرے وقت تلاوت کر

لینی چاہیے۔ تلاوت کے لیے فجر کا وقت افضل ہے۔

قرآن حکیم کو زبانی پڑھنے سے دیکھ کر پڑھنا اور دیکھ کر پڑھنے سے نماز میں پڑھنا افضل ہے۔ رکوع و سجود میں قرآنِ حکیم پڑھنا منع ہے۔ تلاوت سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھ لینا چاہیے۔ دورانِ تلاوت کوئی بات کرنی پڑے یا کسی وجہ سے تلاوت موقوف کرنی پڑے تو دوبارہ صرف تعوذ پڑھ لیں۔ تلاوت کے دوران کوئی ضرورت پیش آجائے تو ادب کا تقاضا یہ ہے قرآنِ حکیم کو بند کر کے تلاوت روک دیں۔ ضرورت سے فارغ ہو کر یکسوئی کے ساتھ پھر تلاوت میں مشغول ہوں۔

قرآنِ حکیم کی تلاوت صحیح مخارج و صفات کے ساتھ، خوش آواز اور معانی سمجھتے ہوئے کرنی چاہیے۔ تلاوت کرتے ہوئے آیتِ رحمت پر خوش ہونا اور دعا مانگنا اور آیت عذاب پر ڈرنا اور پناہ مانگنا، آیت دعا پر تضرع کرنا اور اوامر و نواہی میں تامل (غور و فکر) کرنا اور دل سے قبول کرنا، اپنی تقصیرات (کمی و کوتاہیوں) پر استغفار کرنا۔ قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہوئے عمل کی نیت ہو اور ساتھ ساتھ دوسروں تک پہنچانے کی بھی نیت ہو۔

آیت سجدہ کے احکامات:

قرآنِ حکیم میں چودہ (14) سجدے ہیں۔ ان میں سے کسی آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ ایک مجلس میں ایک آیتِ سجدہ کی خواہ کتنی ہی بار تکرار کی جائے سب کے لیے ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ جن اوقات میں فرض اور واجب نمازیں ممنوع ہیں یعنی سورج نکلتے وقت، زوال کے وقت اور سورج غروب ہوتے وقت ان ہی اوقات میں سجدہ تلاوت بھی ممنوع ہے۔ اگر ان اوقات میں کسی نے آیتِ سجدہ پڑھی یا سنی تو وقتِ ممنوعہ گزر جانے کے بعد سجدہ کر لے۔

حروفِ تہجّی

ا الف	ب با	ت تا	ث ثا	ج جیم
ح حا	خ خا	د دال	ذ ذال	ر را
ز زا	س سین	ش شین	ص صاد	ض ضاد
ط طا	ظ ظا	ع عین	غ غین	ف فا
ق قاف	ك كاف	ل لام	م میم	ن نون
و واو	ہ ھا	ء ہمزہ	ی یا	

اصطلاحات

حرکات ثلاثہ: زبر (ـَ)، زیر (ـِ)، پیش (ـُ)

کھڑی حرکات: کھڑا زبر (ـٰ)، کھڑی زیر (ـٖ)، الٹا پیش (ـٗ)

جس حرف پر کوئی حرکت ہو اُسے ''مُتحرِّك'' کہتے ہیں۔

تنوین: دوزبر (ـً)، دوزیر (ـٍ)، دوپیش (ـٌ)

جس حرف پر تنوین آجائے اُسے ''مُنوَّن'' کہتے ہیں۔

علاماتِ سکون: (ـْ ـۡ)

جس حرف پر علامتِ سکون آجائے اُسے ''سَاكِن'' کہتے ہیں۔

---

(1) الف پر اگر کوئی حرکت، تنوین یا علامتِ سکون ہو تو اسے ہمزہ کہا جاتا ہے۔

علامتِ تشدید: (ّ)

جس حرف پر علامت تشدید آجائے اُسے "مشدَّد" کہتے ہیں

علاماتِ مد: (ٓ)

علاماتِ وقف/ رموزِ اوقاف:

- O وقفِ تام (آیت کے آخر میں گول دائرہ)
- مـ وقفِ لازم ط وقفِ مطلق
- ج وقفِ جائز ز وقفِ مجوّز

نوٹ: مندرجہ بالا علامتوں کے علاوہ کوئی اور علامت ہوتو اعادہ کر کے یعنی پیچھے سے لوٹا کر پڑھنا چاہیے۔

ۛ - ۛ وقفِ معانقہ کی علامت ہے۔قرآن پاک کے حاشیے پر معانقہ کا مخفف "مع" لکھا جاتا ہے اور درمیانِ آیت میں دو جگہ تین تین نقطے لکھے ہوتے ہیں۔جیسے لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ اس میں نہ دونوں جگہ وقف کرنا چاہیے اور نہ دونوں جگہ وصل بلکہ وصلِ اوّل، وقفِ ثانی یا وقفِ اوّل، وصلِ ثانی کرنا چاہیے۔

سکتہ: سانس لیے بغیر ذرا ٹھہر جاؤ (یعنی سانس نہ ٹوٹے اور آواز رک جائے)۔
اس کیفیت کو تجوید کی اصطلاح میں 'سکتہ' کہتے ہیں۔قرآن مجید میں کل چار سکتے ہیں

سورۃ الکھف آیت 1	سورۃ یس آیت 52
سورۃ القیامۃ آیت 27	سورۃ المطففین آیت 14

وقف کی صورتوں کا بیان

اگر حرف پر زبر، زیر، پیش یا دوزیر، دوپیش ہوں تو اسے ساکن کیا جائے گا۔اگر دوزبر ہوں تو الف سے بدل دیا جائے گا۔اگر گول تا (ۃ) ہوتو ہ سے بدل دیا جائے گا۔حروف مدّہ پر وقف ہوتو ان

میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ جیسے:

اَلْکَافِرُ اَلْکَافِرَ اَلْکَافِرِ سے اَلْکَافِرْ	عَلِیْمٌ عَلِیْمٍ سے عَلِیْمْ
نِسَآءً سے نِسَآءَا	حَسَنَةٌ حَسَنَةً حَسَنَةٍ سے حَسَنَهْ

بِہٖ سے بِہْ	لَهٗ سے لَهْ	عِیْسٰی سے عِیْسٰی
قَالَا سے قَالَا	قَالُوْا سے قَالُوْا	مَالِیْ سے مَالِیْ

اصولِ مخارج

حروف کے مخارج کے مواقع (حرف کے نکلنے کی جگہیں) کل پانچ ہیں:

(۱) جوفِ دہن (منہ کا خالی حصہ) (۲) حلق (۳) زبان

(۴) ہونٹ (۵) خیشوم (ناک کا خلا)

علمِ تجوید میں ان کو اصولِ مخارج کہتے ہیں یعنی مخارج کی جڑیں (اصل = جڑ)

حروف کے مخارج

جوفِ دہن سے ادا ہونے والے:

i- ا و ی: بحالت حروف مدہ

حلق سے ادا ہونے والے/حروف حلقی:

ii- ء ھ: اقصیٰ حلق یعنی حلق کے آخری حصّے (سینے کی طرف والے حصّے) سے ادائیگی ہوگی۔

iii- ع ح: وسطِ حلق یعنی حلق کے درمیانی حصّے سے ادائیگی ہوگی۔

iv- غ خ: ادنیٰ حلق یعنی حلق کے ابتدائی حصّے (منہ کی طرف والے حصّے) سے ادائیگی ہوگی۔

زبان سے ادا ہونے والے:

v- ق: زبان کی جڑ کوے سے متصل جب اوپر کے تالو سے لگے۔

vi- ک: باریک پڑھا جائے گا۔ زبان کی جڑ سے ذرا نیچے ادائیگی ہوگی۔ ان دونوں حروف (یعنی ق اور ک) کو لَهَوِيَّه کہتے ہیں۔

vii- ج ش ی: یہ حروف زبان کے درمیانی حصّے اور اس کے بالمقابل اُوپر کے تالو کے ذریعے ادا ہونگے۔ ان حروف کو شَجَرِيَّه کہتے ہیں۔

viii- ض: زبان کا دایاں یا بایاں حصہ اُوپر والی داڑھوں کے کناروں سے لگائیں۔ (حرف ''ض'' کا مخرج حافہ لسان ہے)۔

ix- ل ن ر: یہ حروف طرفِ لسان کے ذریعے ادا ہوں گے یعنی زبان کے کنارے کو اوپر والے اگلے دانتوں کے مسوڑھوں سے لگائیں۔ ان حروف کو طَرَفِيَّه کہتے ہیں۔

x- ت د ط: یہ حروف زبان کی نوک اور ثنایا علیا (اُوپر والے دو دانت) کی جڑ سے لگنے پر ادا ہوتے ہیں۔ ان حروف کو نِطَعِيَّه کہتے ہیں۔

xi- ث ذ ظ: اِن حروف کی ادائیگی زبان کی نوک ثنایا علیا (اُوپر والے دو دانت) کے سرے سے ٹکرانے پر ہوتی ہیں۔ ان حروف کو لِثَوِيَّه کہتے ہیں۔

xii- ز س ص: زبان کی نوک جب اوپر اور نیچے دونوں دانتوں کے اندرونی کناروں سے لگے تو یہ حروف سیٹی کی آواز کے ساتھ ادا ہوتے ہیں۔ ان حروف کو صَفِيْرِيَّه کہتے ہیں۔

ہونٹ سے ادا ہونے والے:

xiii- ف: ثنایا علیا (اُوپر والے دو دانت) کا کنارہ اور نیچے والے ہونٹ کے اندرونی حصّے کے ذریعے ادا ہوگا۔

xiv- ب: دونوں ہونٹوں کی اندرونی تری یعنی اندرونی ہونٹ کے ملنے سے ادا ہوگا۔

xv- م: ہونٹوں کی خشکی یعنی بیرونی ہونٹ کے حصّے سے ادا ہوگا۔

xvi- و: دونوں ہونٹ گول کرکے ناتمام بند کرنے سے یعنی ''وْ'' کی ادائیگی میں ہونٹ نامکمل طور پر گول ہوں گے۔

(ف ، ب ، م ، و) ان چار حروف کو شَفَوِیَّہ کہتے ہیں۔ کیوں کہ یہ حروف ہونٹوں کے ذریعے ادا ہوتے ہیں۔

خیشوم سے ادا ہونے والے:

xvii- م ن: جب ان حروف پر غنہ کیا جائے تو خیشوم سے ادا ہوتے ہیں۔

مخارج کے اعتبار سے خصوصی اہمیت رکھنے والے (ہم آواز) حروف:

ت ط	ث س ص	ح ھ
ذ ز ظ ض	ع ء	ق ک

حروف کی صفات

جن کیفیات کے ساتھ حروف کو ادا کیا جائے ان کو صفات کہتے ہیں، جیسے حروف کا موٹا یا باریک ہونا، آواز میں سختی یا نرمی، جماؤ یا پھسلاؤ وغیرہ کا ہونا۔

i- حروفِ مستعلیہ یعنی موٹے پڑھے جانے والے حروف سات ہیں:

خ ص ض غ ط ق ظ (یاد کرنے کے لئے: خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ)

ii- حروفِ قلقلہ ایسے حروف ہیں کہ جب ساکن ہوں یا ان پر سکون کیا جائے تو مخرج کو اس طرح خفیف سی حرکت دی جاتی ہے جیسے آواز ٹکرا کر لوٹ رہی ہو۔ یہ حروف پانچ ہیں:

ق ط ب ج د (یاد کرنے کے لئے قُطُبُ جَدٍّ)

جیسے: اَحَدٌ سے اَحَدْ، کَسَبٌ سے کَسَبْ، فَلَقٌ سے فَلَقْ، مُحِيْطٌ سے مُحِيْطْ اور اَزْوَاجٌ سے اَزْوَاجْ۔

سورۂ ص، ق، لہب، اخلاص اور فلق میں حروفِ قلقلہ کی کافی مثالیں ہیں۔

حروفِ شمسی وقمری

1- اگر ''اَلْ'' کے بعد حروفِ شمسی میں سے کوئی حرف ہوتو اَلْ کا ''ل'' نہیں پڑھا جاتا۔
حروفِ شمسی چودہ ہیں :

ت ث د ذ ر ز س
ش ص ض ط ظ ل ن

جیسے :اَلتَّوَّابُ، اَلرَّازِقُ، اَلشَّمْسُ، اَلنَّارُ

2- اگر ''اَلْ'' کے بعد حروفِ قمری میں سے کوئی حرف ہوتو اَلْ کا ''ل'' پڑھا جاتا ہے۔
حروفِ قمری چودہ ہیں:

ب ج ح خ ع غ ف
ق ک م و ھ ء ی

جیسے : اَلْجَبَّارُ، اَلْخَالِقُ، اَلْقَمَرُ، اَلْوَاحِدُ، اَلْبَاسِطُ۔

حروفِ قمری کو یاد کرنے کے لئے عربی زبان میں ایک عبارت ہے:

اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ

اس کے علاوہ اردو میں ایک عبارت ہے: ''خوفِ حق اِک عجب غم ہے''۔

نوٹ: ''اَلْ'' کا ہمزہ ہمیشہ ''ہمزہ وصلی'' ہوتا ہے اور ملا کر پڑھنے کی صورت میں نہیں پڑھا جاتا۔

نونِ قطنی کا قاعدہ

تنوین کے بعد اگر ہمزہ وصلی آجائے تو تنوین کو خفیف کر دیتے ہیں یعنی صرف ایک حرکت پڑھتے ہیں اور اگلے لفظ کو زیر والے نون (نِ) یعنی نونِ قطنی کے ذریعے ملاتے ہیں۔ بالفاظ دیگر تنوین کو نونِ مکسورہ سے بدل دیتے ہیں اور اسی کو نونِ قطنی کہتے ہیں۔ جیسے: كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ الْمُرْسَلِيْنَ سے كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ۔

حروفِ مدّہ

حروفِ مدّہ کو ایک الف کے برابر لمبا کیا جاتا ہے۔ حروفِ مدّہ تین ہیں (الف وی)

1- الف مدّہ: جب "الف" سے قبل زبر آجائے۔ جیسے: بَا یا بٰ

قَالَ نَارًا حَاسِدٍ تَابَ شَاكِرٌ حَافِظٌ

2- یائے مدّہ: جب "یائے ساکن" سے قبل زیر آجائے جیسے: بِیْ یا بٖ۔

فِیْ عَظِیْمٌ عِیْنٌ نُرِیْ مَزِیْدٌ مُرِیْبٌ

3- واوٗ مدّہ: جب "واوٗ ساکن" سے قبل پیش آجائے جیسے: بُوْ یا بٗ۔

اَعُوْذُ يَقُوْلُوْنَ تَصُوْمُوْا صَبَرُوْا تُوْبُوْا

نُوْحِیْهَا میں تینوں حروفِ مدّہ آئے ہیں۔

نوٹ: کھڑا زبر "الف مدّہ" کے، کھڑی زیر "یائے مدّہ" کے، اور اُلٹا پیش "واوٗمدّہ" کے قائم مقام ہوتا ہے، اسی لیے کھڑی حرکات کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھا جاتا ہے۔

حروفِ لین

حروفِ لین کو نرمی سے پڑھا جاتا ہے اور لمبا نہیں کیا جاتا۔

حروفِ لین دو ہیں:

1- یائے لین: جس میں "یائے ساکن" سے قبل زبر آجائے۔ جیسے:

كَیْ غَيْرُ شَیْءٌ بَيْتٌ قُرَيْشٍ خَيْرٌ

وَيْلٌ عَلَيْهِمْ هَدَيْنَا اَعْطَيْنَا عَيْنَيْنِ هَيْهَاتَ

2- واوٗ لین: جس میں "واوٗ ساکن" سے قبل زبر آجائے جیسے:

اَبَوْا لَوْ يَوْمٌ خَوْفٌ صَوْمًا زَوْجٌ مَوْعِظَةٌ

تَوْبَةٌ يَنْهَوْنَ يَرَوْنَهَا عَفَوْنَا يَوْمَئِذٍ اَوْتَادًا
زَوْجَيْنِ میں دونوں حروفِ لین آئے ہیں۔

مد کے قواعد

1- مدِّ اصلی:

حروفِ مدّہ کے بعد تشدید، سکون اور ہمزہ نہ ہونے کی صورت میں ایک الف کے برابر مد کیا جاتا ہے۔ جیسے:

مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ
لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا

2- مدِّ لازم:

حروفِ مدّہ کے بعد اسی کلمے میں تشدید یا سکونِ اصلی آجائے تو تین سے پانچ الف کے برابر مد کرتے ہیں۔ جیسے:

آٰلْئٰنَ ءٰٓالذّٰكَرَيْنِ مُضَآرٍّ اَتُحَآجُّوْنِّيْ
وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى حَآدَّ اللّٰهَ وَلَا جَآنٌّ

3- مدِّ متصل/ واجب:

حروفِ مدّہ کے بعد اسی کلمے میں اگر ہمزہ آجائے تو دو سے چار الف کے برابر مد کریں گے۔ جیسے:

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ اِذَا السَّمَآءُ
عَمِلُوا السُّوْٓءَ وَجِآئَءَ

4- مدِ منفصل/ جائز:

حروفِ مدّہ کے بعد اگر اگلے کلمے میں ہمزہ آجائے تو اختیاری طور پر ایک سے چار الف کے برابر مد کیا جاسکتا ہے۔ جیسے:

فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنْ　　فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ　　اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ　　قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

5- مدِ عارض وقفی مدّہ:

حروفِ مدہ کے بعد سکون عارضی طور پر آجائے تو اختیاری طور پر ایک سے چار الف کے برابر مد کیا جاسکتا ہے۔ جیسے:

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ے رَبِّ الْعٰلَمِيْنْ　　مِنْ جُوْعٍ ے مِنْ جُوْعْ

هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ے هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجْ　　فِيْ تَضْلِيْلٍ ے فِيْ تَضْلِيْلْ

6- مدِ عارض وقفی لین:

اسی طرح حروفِ لین کے بعد سکون عارضی طور پر آجائے تو اختیاری طور پر ایک سے چار الف کے برابر مد کیا جاسکتا ہے۔ جیسے :

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ے لِاِيْلٰفِ قُرَيْشْ ۝
وَاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ے وَاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفْ ۝

نوٹ: مدِ اصلی کے علاوہ مد کی دیگر اقسام کو مدِ فرعی کہا جاتا ہے۔ مدِ فرعی: جو کسی سبب کی وجہ سے ہو۔

نون ساکن اور تنوین کے قواعد

1- اظہار:

نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو نون ساکن کی آواز کو ظاہر کر کے بلا غنہ پڑھتے ہیں۔ جیسے:

مَنْ اَعْطٰی　مِنْ خَيْرٍ　اَلْمُنْخَنِقَةُ　عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ　طَيْرًا اَبَابِيْلَ

مِنْ هَادٍ　جُرُفٍ هَارٍ　فُلَانًا خَلِيْلًا　عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ　مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

2- اقلاب:

نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر "ب" آجائے تو اس کو "م" سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھتے ہیں جیسے:

مَنْۢ بَخِلَ　سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ　لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ

اَنْۢ بُوْرِكَ　حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ　مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ

3- اِدغام:

نون ساکن یا تنوین کے بعد " ی ر م ل و ن " (یرملون) میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام کیا جاتا ہے یعنی دونوں حروف کو ملا کر ایک کر دیا جاتا ہے۔

اس کی دو صورتیں ہیں:

اِدغام بِالغُنّہ	اِدغام بِلا غُنّہ
نون ساکن یا تنوین کے بعد "ی و م ن" میں سے کوئی حرف آجائے تو ادغام غنّہ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ جیسے:	نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر "ر ل" میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام غنّہ کے بغیر کیا جاتا ہے۔ جیسے:
فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ	اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ

قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ	مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ	وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ	
وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ	مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ	فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ	لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ
مِنْ مَّطَرٍ	مِنْ نِّعْمَةٍ	مِنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ	مِنْ رَّبِّكَ

4- اِخفاءِ حقیقی:

نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر متذکرہ بالا حروف (یعنی حروفِ حلقی، حروفِ یرملون اور ب) کے علاوہ کوئی حرف آجائے تو اخفاء کیا جاتا ہے یعنی نون کی آواز کوناک میں چھپا کر اس طرح پڑھا جاتا ہے کہ اس کی آواز اظہار کی طرح صاف نہ سنائی دے۔ جیسے:

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ　　نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ

هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ　　فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِىْ مِنْ جُوْعٍ

میم ساکن کے قواعد

1- اِدغامِ شفوی:

میم ساکن کے بعد ''م'' آجائے تو ادغام شفوی بالغنہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ　　عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا

سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا　　وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ

2- اخفاءِ شفوی:

میم ساکن کے بعد ''ب'' آجائے تو اخفاءِ شفوی کیا جاتا ہے۔ جیسے:

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ　　فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

اِنَّ رَبَّهُمۡ بِهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّخَبِيۡرٌ   وَمَا صَاحِبُكُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ

3- اظہارِ شفوی:

میم ساکن کے بعد "م" اور "ب" کے علاوہ کوئی دوسرا حرف آجائے تو اظہارِ شفوی کیا جاتا ہے۔ جیسے:

اُولٰٓئِكَ هُمۡ خَيۡرُ الۡبَرِيَّةِ   اُولٰٓئِكَ هُمۡ شَرُّ الۡبَرِيَّةِ

وَاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ   لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِيَ دِيۡنِ

نونِ مشدد اور میم مشدد کا قاعدہ

نون مشدد "نّ" اور میم مشدد "مّ" پر ہمیشہ غنّہ کیا جاتا ہے یعنی آواز کو تھوڑی دیر ناک میں گھمایا جاتا ہے۔ جیسے: اِمَّا يَبۡلُغَنَّ عِنۡدَكَ الۡكِبَرَ اَحَدُهُمَا۔

لام ساکن کا قاعدہ

لام ساکن کے بعد اگر "ر" یا "ل" آجائے تو ادغام کیا جاتا ہے۔ جیسے:

بَلۡ لِّلّٰهِ   بَلۡ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ   قُلۡ لِّعِبَادِيَ

قُلۡ لَّا تُسۡـَٔلُوۡنَ   قُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا   قُلۡ رَّبِّ زِدۡنِيۡ عِلۡمًا

لامِ جلالہ کا قاعدہ

اَللّٰه اور اَللّٰهُمَّ کے لام کو "لامِ جلالہ" کہا جاتا ہے۔ لامِ جلالہ سے پہلے زبر یا پیش ہو تو اس لام کو تفخیم کے ساتھ (پُر) پڑھیں گے۔ جیسے:

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ   سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ

البتہ اگر لامِ جلالہ کے لام سے پہلے زیر ہو تو لام کو ترقیق کے ساتھ (باریک) پڑھیں گے۔

جیسے:

بِسْمِ اللّٰهِ　　اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ　　قُلِ اللّٰهُمَّ

مندرجہ بالا صورتوں کے علاوہ لام ہمیشہ باریک پڑھا جائے گا۔ جیسے:

وَالَّيْلِ　　عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ　　خَلَقَ الْاِنْسَانَ

راکے قواعد

1- ''رٗ'' کو تفخیم کے ساتھ (پُر) پڑھا جائے گا اگر اس پر زبر یا پیش ہو۔ جیسے:

كَافِرُوْنَ　　وَرَاَيْتَ النَّاسَ

2- ''رٗ'' ساکن کو تفخیم کے ساتھ (پُر) پڑھا جائے گا اگر اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو۔ جیسے:

وَانْحَرْ　　قُرْبَةٌ　　قُرْاٰنًا

3- ''رٗ'' ساکن کو (وقف کی صورت میں) تفخیم کے ساتھ (پُر) پڑھا جائے گا اگر ماقبل ساکن اور ماقبل تیسرے حرف پر زبر یا پیش ہو۔ جیسے:

عَشْرٍ　　حُوْرٌ　　فِي الصُّدُوْرِ

4- ''رٗ'' ساکن کو تفخیم کے ساتھ (پُر) پڑھا جائے گا اگر اس سے پہلے عارضی زیر ہو۔ جیسے:

اِرْجِعِيْ یا اس سے پہلے زیر دوسرے کلمے میں ہو۔ جیسے: رَبِّ ارْجِعُوْنِ

5- ''رٗ'' ساکن کو تفخیم کے ساتھ (پُر) پڑھا جائے گا اگر اس کے بعد اسی کلمہ میں حروفِ مستعلیہ میں سے کوئی حرف ہو۔ جیسے:

مِرْصَادٍ　　فِرْقَةٍ　　قِرْطَاسٍ

6- ''رٗ'' ساکن کو (وقف کی صورت میں) تفخیم کے ساتھ (پُر) اور ترقیق کے ساتھ (باریک)

دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے اگر اس سے پہلے حروفِ مستعلیہ میں سے کوئی حرف ہو۔ جیسے:

مِصْرَ سے مِصْرْ   قِطْرٌ سے قِطْرْ

7- ''ر'' کو ترقیق کے ساتھ (باریک) پڑھا جائے گا اگر اس کے نیچے زیر ہو۔ جیسے:

فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ

8- ''ر'' ساکن کو ترقیق کے ساتھ (باریک) پڑھا جائے گا اگر اس سے پہلے حرف پر زیرِ اصلی ہو۔ جیسے:

اَنْذِرْ   وَاسْتَغْفِرْهُ

9- ''ر'' ساکن کو (وقف کی صورت میں) ترقیق کے ساتھ (باریک) پڑھا جائے گا اگر ماقبل ساکن اور ماقبل تیسرے حرف پر زیر ہو۔ جیسے:

حِجْرِ سے حِجْرْ

10- ''ر'' ساکن کو (وقف کی صورت میں) ترقیق کے ساتھ (باریک) پڑھا جائے گا اگر اس سے پہلے یائے ساکن ہو۔ جیسے:

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ سے لَّخَبِيْرْ

خَيْرٌ سے خَيْرْ   عَسِيْرٌ سے عَسِيْرْ

ہم مخرج حروف کا قاعدہ

اگر دو حروف ہم مخرج یا قریب المخرج آجائیں اور ان میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو ان کا بھی آپس میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسے:

قَدْ دَّخَلُوْا   وَجَدْتُّمْ

ابدال (بدل دینے) کا قاعدہ

دو متحرک ہمزہ ایک ساتھ آجائیں تو دوسرے ہمزہ کو الف سے بدل دیں گے۔ اس کیفیت کو تجوید کی اصطلاح میں ابدال کہتے ہیں۔ پورے قرآن حکیم میں ابدال چھ مقامات پر ہیں:

سورۃ الانعام آیات: 144، 145 (دو مقامات) ءٰآلذَّكَرَيْنِ۔

سورۃ یونس آیات: 51، 91 (دو مقامات) ءٰآلْـٰٔنَ۔

سورۃ یونس آیت: 59، سورۃ النمل آیت: 59 (دو مقامات) ءٰآللّٰهُ۔

چند اہم باتیں

1- طٰسٓمٓ: پڑھنے کی صورت طَاسِیْمْ مِیْمْ یا طَاسِیْمِّیْمْ (سین کے ن کو نہیں پڑھیں گے)۔

2- الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ: پڑھنے کی صورت: اَلِفْ لَآمِّیْمَ اللّٰهُ (اگر وقف نہ کریں)۔
اَلِفْ لَآمْ مِیْمْ ۝ اَللّٰهُ (اگر وقف کریں)۔

3- دُنْيَا، قِنْوَانٌ، صِنْوَانٌ، بُنْيَانٌ، يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ، نٓ وَالْقَلَمِ اور مَنْ سكتة رَاقٍ میں نون ساکن پر اظہار ہوگا یعنی یہ الفاظ یرملون کے قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔

4- كَلَّا بَلْ سكتة رَانَ میں ادغام نہیں ہوگا۔ (سورۃ المطففین آیت: 14)

5- تَاْمَنَّا میں اشمام ہوگا یعنی ہونٹوں سے پیش کو ظاہر کیا جائے گا۔ (سورۃ یوسف آیت: 11)

6- ءَاَعْجَمِيٌّ میں تسہیل ہوگی یعنی دوسرے ہمزہ کو الف کی طرح (نرمی) سے پڑھیں گے۔ (سورۃ حٰمٓ السجدۃ آیت: 44)

7- اَنَا کو ملانے یعنی وصل کی صورت میں اَنَ پڑھا جائے گا۔

8- مَجْرٖىهَا میں امالہ ہوگا یعنی 'ر' ایسے پڑھی جائے گی جیسے قطرے کی را۔ (سورۃ ہود آیت 41)

9- فِيْهٖ کو ''فِيْ هِيْ'' پڑھا جائے گا۔ (سورۃ الفرقان آیت 69)

علم تجوید پر کتب

1- فوائدِ مکیہ مولانا عبدالرحمن مکیؒ 2- خلاصۃ التجوید قاری اظہار احمد تھانویؒ
3- جمال القرآن مولانا اشرف علی تھانویؒ 4- تسہیل القواعد قاری فتح محمد پانی پتیؒ
5- تسہیل التجوید مولانا قاری صدیق احمدؒ

التحیات

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں،

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

درودِ ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے کہ رحمت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ

بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے، اے اللہ! برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے کہ تو نے برکت نازل فرمائی

وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔ (بخاری)

درود شریف کے بعد کی دعا

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ۔

اے میرے رب تو مجھے بنادے نماز کا قائم کرنے والا، اور میری اولادوں میں سے بھی، اے رب ہمارے تو دعاؤں کو قبول فرما

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

اے رب ہمارے تو میری بخشش فرما، اور میرے ماں باپ کی بخشش فرما، اور تمام اہل ایمان کی بخشش فرما اس دن کہ جس دن حساب قائم ہوگا

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

الٰہی! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے، الٰہی! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

آیۃ الکرسی

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۝

اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے (کارخانۂ عالم کو) قائم رکھنے والا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں سفارش کرے! جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور لوگ ان کی معلومات میں سے کسی چیز پر احاطہ نہیں کرتے مگر جتنی وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور ان کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں، وہ عالیشان عظمت والا ہے۔

حروف کا نقشہ ـ بترتیب مخارج

خواتین کی نماز کا عملی طریقہ
صحیح ✔ اور غلط ✘ کی نشاندھی

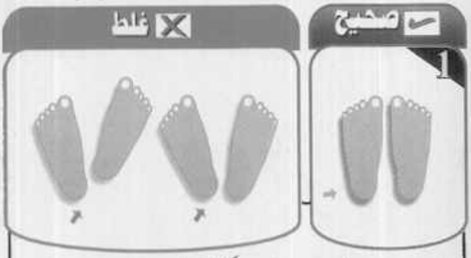

قیام میں پاؤں رکھنے کا طریقہ

تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھانے کا طریقہ

قیام میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ

رکوع کا طریقہ

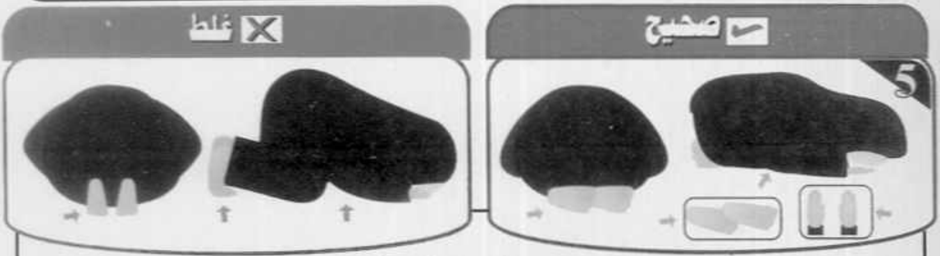

سجدے میں ہاتھ پاؤں رکھنے کا طریقہ

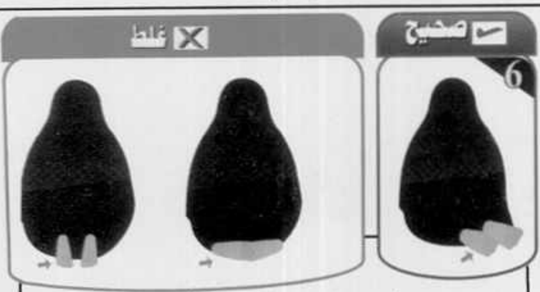

قعدے میں پاؤں بچھانے کا طریقہ

انجمن خدّام القرآن

کے قیام کا مقصد

منبعِ ایمان ——— اور ——— سرچشمۂ یقین

قرآنِ حکیم

کے علم و حکمت کی

وسیع پیمانے ——— اور ——— اعلیٰ علمی سطح

پر تشہیر واشاعت ہے

تاکہ اُمتِ مسلمہ کے فہیم عناصر میں تجدیدِ ایمان کی ایک عمومی تحریک برپا ہو جائے

اور اس طرح

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ — اور — غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی

کی راہ ہموار ہو سکے

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ